مولانا سید حبیب اللہ حقانی *

# دار العلوم میں نئے تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب

## حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا طلبہ سے خطاب

۱۵ رشوال بروز بدھ بمطابق ۱۴ رستمبر ۲۰۱۱ء جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں تعلیمی سال ۳۳-۱۴۳۲ھ کی افتتاحی تقریب تھی۔ استاد مکرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ نے ساتھ چلنے کو کہا۔ ۱۱ بجے تقریب کا شروع ہونا تھا تقریب کا انعقاد جامعہ دار العلوم حقانیہ کے عظیم الشان دار الحدیث میں ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کی خدمات حضرت مولانا محمد یوسف شاہ حقانی انجام دے رہے تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی آمد پر آپ کا شاندار استقبال ہوا۔ ختم قرآن کے بعد تقریب کا افتتاح تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ترمذی شریف کی پہلی حدیث سندِ متصل کے ساتھ بیان فرمائی۔ بعد ازاں فرمایا: ہمارے نہایت قابل قدر اساتذہ و مشائخ سٹیج پر تشریف فرما ہیں۔ میں اس بڑے رتبے کا ہرگز اہل و مستحق نہیں بلکہ ان مشائخ میں سے ہر ایک اس قابل ہے کہ وہ افتتاح کریں لیکن دار العلوم سے نسبتِ خدمت کی وجہ سے مجھے تعمیل حکم کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے اکابر کا یہی طریقہ ہے مولانا نانوتوی، مولانا گنگوہی، حضرت شیخ الہند، مولانا محمود حسن اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے لیکر شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ سے لے کر اور محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ تک کے اکابر ترمذی شریف میں ہر قسم کے مباحث بیان کرتے ہیں۔ اور اب تو برصغیر پاک و ہند کے مدارس میں یہی رواج ہے کہ افتتاح اسی کتاب سے ہورہا ہے، آپ لوگوں نے سند سنی، اس کی مثال بجلی کی تار اور کنکشن جیسی ہے، تار اور کنکشن نہیں ہے تو لائٹ بلب نہیں جلے گی، اور احادیث کے اساتذہ کی مثال ٹرانسفارمر کی سی ہے، ٹرانسفارمر سے تار کا تعلق نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں، تار اور کنکشن بیکار ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کی مثال گنبد خضراء میں پاور ہاؤس ہے، ہم بنیاد پرست ہیں۔ یہود و نصاریٰ کی بنیاد نہیں، اس لئے وہ ہم پر غصہ ہیں اور ہمیں بنیاد پرستی کا طعنہ دیتے ہیں۔ صحاح ستہ ہماری بنیاد ہے۔ درمیان میں انقطاع کوئی نہیں۔ ایک زنجیر کی کڑیوں کی طرح ہمارا سند ہے متصل ہے، یاد رکھنا اپنے مطالعہ سے کوئی عالم نہیں بنتا اور نہ کتابوں کی نورانیت حاصل کی بلکہ علم کیلئے سفر کرنا، استاد کے سامنے بیٹھنا ضروری ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا، ایسا وقت آئے گا کہ آپ کے پاس

---

* استاد و رکن القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ

(مدینہ منورہ) دور دراز سے لوگ لاغر اونٹنیوں پر آئیں گے حدیث اور علم سیکھنے کے لئے' میں تم لوگوں کو ان کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں' تو تم بڑا مقصد لے کر نکلے ہو ہم تمہیں خوش آمدید کہتے' آپ کا بڑا مقام ہے' فرشتے تمہارے قدموں تلے رحمت کے پر بچھاتے ہیں۔

انسان اس علم کی وجہ سے انسان ہے' دنیاوی' مادی' کھانا کھانے اور پانی پینے کی وجہ سے نہیں بلکہ انسان کا مابہ الامتیاز علم ہے' کسی چیز کو مسخر کرنا علم نہیں وہ تو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مسخر کئے ہیں' دنیا کا سب سے زیادہ محتاج ترین چیز انسان ہے۔ کائنات کو مسخر کیا ہے اس کے لئے' لیکن پھر بھی محتاج تو یہ سراپا احتیاج اشرف المخلوق کیوں ہے؟ فرشتوں نے انسان کی پیدائش پر کہا: اس کمزور اور محتاج کو خلیفہ کیوں بنایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

**انی اعلم ما لا تعلمون وعلم آدم الاسماء کلھا** انسان کو علوم الٰہیہ دیئے' وحی و رسالت کے علوم جن سے دنیا کی زندگی عظمت و شرافت کی بنے' سائنس اور دنیوی علوم سے مرعوب نہ ہو' وہ علم نہیں جو بم بناتی ہے اور تباہی لاتی ہے' سائنسی علوم دنیا کی تباہی ہے' اسلام اور دین کی شکل میں جو علم آیا ہے وہ کائنات کی تعمیر' اخلاقی اقدار اور قوانین الٰہیہ کی تنفیذ چاہتا ہے' امن و امان اور سلامتی کا علمبردار دین اسلام ہے۔

آپ لوگوں نے دیکھا اس سال نقشہ بدلا' نظام بدلا' داخلہ مکمل اہلیت اور میرٹ کی بنیاد پر ہوئے مہتمم' استاد اور ناظم تک کو کوئی اختیار نہ تھا خالص اہلیت اور میرٹ بنیاد تھا۔ ہر قسم کی سفارشیں نہیں سنی گئیں۔

تعلیمی نظام میں سب سے زیادہ اہم اور ضروری چیز میرٹ اور اہلیت آپؐ نے فرمایا: من بعدی اثرۃ' پاکستان اور پوری دنیا کا نظام اس لئے ختم ہے کہ اہلیت باقی نہیں۔ **ثم عرضھم علی الملائکۃ'** انسان کو صلاحیت اور میرٹ کی بنیاد پر خلیفہ بنایا گیا' تمام کائنات کا خالق رب ہے۔ منشاء تخلیق ربوبیت ہے۔ **اقراء و ربک الاکرم**۔ فضیلت کا ذکر علم' علم کا منشاء ربوبیت و کرامت ہے۔ کرامت و احترام ہے **الذی علم بالقلم** تعلیم بالقلم بنیاد ہے۔

پہلی چیز یہ ہے کہ نیت خالص کرلو' اپنا ہدف حصول علم اور علم بنالو' علم دشمن کا نشانہ ہے' کفار علم کے دشمن ہیں' ان کو علم کی طاقت اور قوت کا علم ہے۔ ۵۷ مسلمان حکومتیں ہیں' مگر یہ تمام فوجیں' ٹینکیں' حکومتیں انہیں غلامی سے نہیں بچا سکتے۔ یہ پٹرول' تیل' کارخانے اور خزانے مسلمانوں کی شان و شوکت کا ذریعہ نہیں۔ وہ علم ہے' جو شان و شوکت کا ذریعہ ہے تمام کفار' عالم کفر تمہارے (طالب علم) خلاف ایک ہو گئے ہیں' ان کو ہمارے حکمرانوں سے کوئی گلہ' شکوہ اور شکایت نہیں وہ تو مکمل طور پر ان کے غلام ہیں' ان کا ہدف اور نشانہ طالبان ہیں۔ طالبان قرآن' طالبان حدیث' طالبان فقہ اور اصول فقہ و تصوف۔ ان کا ہدف یہ ہے علم کو اٹھانا ہے۔ قوت کو ختم کرتا ہے' وہ تمہارا وجود برداشت کرنے کو تیار نہیں' ایسے حالات میں علم حاصل کرنا بہت مشکل کام ہے۔ شیطان بھی بہکاتا ہے' وسوسے ڈالتا ہے' کہ طالب علم ہو کر

تم کیا کرتے ہو دانشور بنو ڈاکٹر بنو ہزاروں روپے تنخواہ ہوں گی۔ بینک بیلنس ہوگا۔ مگر تم لوگوں نے نیت کرنی ہے کہ میں علم خالص اللہ تعالیٰ کے لئے حاصل کرتا ہوں تم کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم مقصد کے لئے قبول کیا ہے تکبر نہ کرو کہ ہم تو علم حاصل کرتے ہیں یہ علم انبیاء کی نیابت ہے یہ تمہارا کمال نہیں اللہ پاک فرماتے ہیں محمد ﷺ پر احسان نہ کرو۔

**یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ هَدٰاکُمْ لِلْاِیْمَانِ**

**(حجرات.۱۷)**

اب شکر گزار رہو علم اس لئے حاصل نہ کرو کہ میرا والد قاضی ہے میں بھی قاضی بنوں گا ڈسٹرکٹ خطیب ہے اس کے بعد یہ عہدہ مجھے ملے گا غیر اللہ کے تصور کو بھی دل میں نہ لاؤ۔

نظام الملک طوسی نے بغداد میں مدرسہ بنایا تھا۔ اس مدرسے کے ہر طرف چرچے تھے نظام الملک ایک مرتبہ مدرسہ کا معائنہ کرنے نکلے۔ طالب علموں سے بھی پوچھتے رہے کہ کسی چیز کی ضرورت اور کمی تو نہیں۔

ایک طالب علم سے پوچھا تم علم کس لئے حاصل کر رہے ہو اس نے جواب دیا میرا والد قاضی القضاۃ ہے میں بھی قاضی القضاۃ بن جاؤں دوسرے سے دریافت کیا تمہارے تحصیل علم کا مقصد کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا باپ جامع مسجد کے خطیب ہیں واعظ اور مقرر ہیں میں بھی واعظ مقرر اور خطیب بننا چاہتا ہوں غرض تمام طالب علموں سے مقصد علم کے بارے میں سوال کیا نظام الملک بہت مایوس ہوئے ان کے دل میں آیا کہ اس مدرسے کو بند کرنا چاہیے اس کی کوئی افادیت نہیں۔ آخر میں ایک طالب علم کے پاس آئے ان سے پوچھا تمہارے تحصیل علم کا مقصد کیا ہے؟ اس طالب علم نے جواب میں کہا: اللہ تعالیٰ کی مرضیات اور نامرضیات کا علم حاصل ہو جائے پھر مرضیات پر عمل کیا جائے اور نارضیات سے بچا جائے۔ نظام الملک اس طالب علم کے جواب سے بہت خوش ہوئے اور مدرسہ بند کرنے کا ارادہ ترک کر دیا وہ طالب علم بعد میں حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔ تو آپ سب اپنی نیت خالص کریں تمام صحاح کے احادیث کی جامعیت تب موثر ہوں گے جب نیت صحیح ہو بخاری شریف میں سیاست حکومت جہاد معیشت غرض زندگی کے ہر پہلو پر احادیث ہیں اس لئے صحیح بخاری کو جامع بھی کہا جاتا ہے لیکن امام بخاری نے آغاز میں انما الاعمال بالنیات لکھی بظاہر اس کا کتاب الوحی سے کوئی مناسبت نہیں مقصد یہ ہے کہ جو کچھ آئندہ احادیث میں آ رہا ہے سب کا تعلق نیت سے ہے جہاد میں نیت خالص نہ ہو تو جہاد قبول نہیں لہٰذا نیت کی اصلاح ضروری ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ راحت و اکرام کا راستہ نہیں اس میں مشکلات ہیں یہ کانٹوں بھرا راستہ ہے گرمی سردی بھوک اور پیاس برداشت کرو گے مگر آپ اپنی تکالیف کا انداز اکابر کی تکلیفات سے کریں ان کو دیکھیں جنہوں نے نہایت تکالیف اور مشقتوں سے علم حاصل کیا۔ مشقت اور تکلیف سے حاصل کی ہوئی علم میں برکت ہوتی ہے تمہارے والد ماموں یا خاندان کے دوسرے لوگ جو ۳۰۔۴۰ سال قبل دارالعلوم سے فارغ ہوئے ہیں ان سے پوچھ

لیں کہ انہوں نے کتنی مشقتیں برداشت کی ہیں' اس وقت پنکھے نہ تھے بلکہ اس کا تصور بھی نہ تھا حقانیہ میں بھی ۲۰' ۲۵ سال بعد پنکھے لگائے ہیں' تکالیف کے برداشت کرنے میں برکت ہے' اس وقت تمام عالم کفر کا مقصد یہ ہے کہ طالبعلم کو رسوا کرو' اس کو وحشی اور فقیر بنادو' طعن وتشنیع کرو کہ بنیاد پرست ہیں' انتہاء پسند ہیں' کم ظرف ہیں برداشت کا مادہ نہیں' امام ابویوسفؒ کا قول ہے۔ **العلم عز لاذل فیه یحصل بذل لاعز فیه**

'(علم عزت ہے اس میں ذلت نہیں مگر یہ حاصل ہوتا ہے ذلت کے ساتھ اس کے حصول میں عزت واکرام کوئی نہیں)

فقر وغربت کو سینے سے لگاؤ' اکابر کی محنتوں کی نقل کرو۔ امام مالک علم کے لئے نکلے تو کچھ پاس نہ تھا' باپ نے صرف ایک گھر چھوڑا تھا' اس نے پہلے چھت کو بیچا اس سے علم حاصل کیا' پھر اینٹیں بیچیں اور ان سے گزارا کرتے رہے مگر کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کیا۔ امام بخاریؒ کے پاس ایک جوڑا کپڑے تھے' ہفتے میں ایک دن گھر میں بند ہو کر اسے دھوتے' ایک مرتبہ جب امام بخاریؒ درس میں شریک نہ ہوئے تو ساتھیوں نے ان کے دروازے پر دستک دی' جب اندر سے جواب موصول نہ ہوا' تو انہوں نے دھمکی دی کہ دروازے کا کھواڑ نکال دیں گے۔ آپؒ نے جواب میں فرمایا: آپ میرا ایک اہم راز کھولتے جارہے ہیں۔ میرے پاس کپڑے نہیں' ستر ڈھانپنے کیلئے صرف ایک جوڑا ہے اور وہ بھی دھویا ہے' امام بخاریؒ کا حافظہ ضرب المثل تھا۔ امام بخاریؒ کے حافظے کے واقعات آپ لوگوں نے سنے ہیں اور اساتذہ سے بھی سنتے رہیں گے۔

امام محمدؒ بڑے ناز ونعمت میں پلے تھے' انہیں اپنے والد امام ابوحنیفہؒ کے پاس لے آئے' امام صاحبؒ نے جب اس کے ٹاٹ بھاٹ کو دیکھا تو فرمایا: یہ علم حاصل نہیں کرسکتا۔ آپ کے باپ نے اصرار کیا تو امام صاحبؒ نے امتحاناً فرمایا کہ جاؤ تین اوجھڑیوں کو ایک ساتھ لاؤ' امام محمدؒ گئے' ایک اوجھڑی کو ایک ہاتھ میں پکڑ دوسری کو دوسرے ہاتھ اور تیسری دانتوں' امام صاحب کے پاس آئے تو آپؒ نے درس میں شرکت کی اجازت دے دی۔ پھر امام محمدؒ سے اللہ تعالیٰ فقہ کی جو خدمت لی وہ اظہر من الشمس ہے۔

شیخ الحدیثؒ اکابر علمائے دیوبند کے واقعات سناتے بعد میں ہم نے کتابوں میں بھی پڑھا' فرماتے: فقیہ النفس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ' حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتویؒ دہلی میں پڑھا کرتے تھے' رات کو نکلتے اور سبزی بازار میں آتے جو پتے گرے ہوتے ان کو اٹھاتے اور دھو کر اس سے گزارا کرتے۔

حکومت بھی اساتذہ اور طلبہ کو کوئی وظیفہ نہیں دیتا' نہایت محدود وسائل میں مسائل زیادہ ہیں۔ مادہ پرستوں کیلئے کروڑوں' اربوں کا بجٹ مختص ہے' ہم ایک ہاسٹل نہیں بنا سکتے' مگر ہمارا طرز اصحاب صفہ کی ہے' ہم ان ہی کے پیروکار ہیں' حضرت ابوہریرہؓ بے ہوش ہو جاتے' لوگ کہتے کہ ان پر جنات ہیں' مگر حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مابی الا الجوع۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے' ان تنصر اللہ ینصر کم حضرت علیؓ مدینہ میں ایک یہودی کے

عبدالقیوم حقانی کو میں نے کہا تھا کہ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ ترکی گئے تو اتاترک مصطفی کمال کی قبر پر جا کر فرمایا: ماولدت الترکیۃ اشئم منک پرویز مشرف نے جتنا نقصان اسلام' علماء اور دینی مدارس کو پہنچایا ہے اس پر میں نے کہا ماولدت الھندیۃ اشئم منہ

آج کل حالات بہت خراب ہیں امریکہ نے افواج قطر' کویت' امارات میں جمع کئے ہیں اور گریٹ اسرائیل کا نعرہ لگاتا ہے' حرمین پر حملہ آور ہونے کی پلان بنا رہے ہیں مگر اب اگر کوئی خانہ کعبہ میں بیٹھ کر مورچہ بنا کر ان سے لڑے تو کوئی اسے عقلمند نہیں کہے گا' بلکہ اس کے لئے کعبہ سے باہر نکل کر کفار کا راستہ روکنا ہوگا' اسی طرح دارالعلوم بھی ہے' مشکوک افراد کو ساتھ نہ رکھو' ادارے کا تحفظ بڑا جہاد ہے۔ جاء الحق وزھق الباطل ۔ امریکہ بھاگے گا' ہمارے اکابر' ائمہ نے جہاد کیلئے بھی وقت دیا تھا' چار ماہ جہاد کرتے' چار ماہ درس و تدریس اور چار ماہ سفر حج' اب تم اوقات کو خلط ملط نہ کرو' مدرسے کے ایام میں اسباق کو توجہ دو' ہم نے کہا تھا طالبان کا اسلام حقیقی اسلام ہے' سقوط کے بعد لوگوں کے نعرے بدلے' مگر ہمارا کل بھی یہی موقف تھا اور آج بھی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے حدیبیہ میں ایسی حکمت عملی اختیار کی کہ اسلام اطراف میں پھیل گیا' دارالعلوم' مسجد نبوی اور خانہ کعبہ کی اولاد ہے' یہاں سے ہر سال 1500 طالب علم فارغ ہوتے ہیں' روئے زمین پر تاشقند' سمرقند' بخارا' مکہ مدینہ اور ہرات میں کہیں بھی اتنی بڑی تعداد نہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور شیخ الحدیثؒ کے اخلاص کی برکتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس گلشن کو ہمیشہ قائم و دائم اور سرسبز و شاداب رکھے۔ اب مولانا انوارالحق صاحب ہدایات بیان فرمائیں گے۔

## حضرت مولانا انوارالحق مدظلہ کا خطاب:

حمد و صلوۃ کے بعد فرمایا! معزز اساتذہ کرام' مہمانان گرامی اور عزیز طلبہ تقریب کے مناسبت سے حضرت مہتمم صاحب نے تفصیلی گفتگو فرمائی۔ اس سال الحمدللہ سو فیصد داخلے میرٹ اور اہلیت کی بنیاد پر ہوئے کسی کی سفارش منظور نہیں کی گئی۔ آج یہ جو بہار قائم ہے' یہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے اخلاص' تقویٰ اور توکل کا نتیجہ ہے۔ شیخ الحدیثؒ نے ایک چھوٹی سی مسجد میں دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ دارالعلوم حقانیہ کی عمر پاکستان کی عمر جتنی ہے اور دارالعلوم پاکستان کا پہلا دارالعلوم ہے جس کی ابتداء دورہ حدیث سے ہوئی۔ تقسیم سے قبل جو طلباء سہارنپور اور دیوبند سے چھٹیاں گزارنے آئے تھے وہ واپس نہ جاسکے۔ اور شیخ الحدیثؒ سے دورہ حدیث پڑھا' شیخ الحدیثؒ حضرت مدنیؒ کے شاگردان کے علوم و معارف کے امین اور تصوف میں ان کے مرید اور ماذون تھے' حضرت مدنی کا نام لیتے القاب پڑھتے پڑھتے لرزہ طاری ہوتا اور نام نہ لے سکتے تھے' آخر میں حضرت مدنیؒ پر اکتفا کرتے۔

دیوبند کا آغاز بھی ایک مسجد سے ہوا تھا' اور حقانیہ کا بھی مسجد سے آغاز ہوا تھا' ابتداء میں بہت مشکلات تھیں' چند مخلص تلامذہ شیخ الحدیثؒ کے پاس ہوتے' والدہ ماجدہؒ روزانہ ۳۰۰ تک روٹیاں تندور سے پکاتی تھیں۔ اس کے

باغ میں گئے اور ایک کھجور میں ایک ڈول نکالتے تھے' جب مٹھی بھر کھجور جمع ہوئی تو سب کچھ چھوڑ دیا اور فرمایا کہ آج کے گزارے کیلئے اتنا ہی کافی ہے' تیسری اہم بات ادب کی ہے' ادب واحترام کروگے تو علم میں برکت ہوگی' ورنہ فیض نہیں پھیلے گا' بے ادب محروم گشت از فضل رب۔ حضرت علیؓ کا فرمان ہے۔ من علمنی حرفا فهو مولائی اللہ تعالیٰ کا ادب' رسول اللہ ﷺ کا ادب' قرآن کا ادب' استاد کا ادب' الغرض الدین کله ادب' مدرسے اور استاد کے ساتھ محبت اور عقیدت کا معاملہ کروگے تو کامیاب ہوگے' ہمارے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اساتذہ کا بہت احترام فرماتے تھے' حضرت شیخ الاسلام مدنیؒ کا محبت وعقیدت تو اتنی غالب تھی کہ نام لینا بھی پسند نہ فرماتے' شیخ الحدیثؒ فرماتے: کہ میں شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کی خدمت کرتا تو اور طالب علم مجھے چاپلوس کہتے مگر میں نے کسی کی بات کی کوئی پرواہ نہ کی۔

آج شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے ادب کا صدقہ ہے کہ عالم اسلام میں دارالعلوم حقانیہ اور ان کا فیض پھیل رہا ہے۔

شیخ الہندؒ کے بہت سارے تلامذہ تھے' مگر جو فیض شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کا پھیلا ہوا ہے وہ کسی اور کا نہیں پھیلا۔ حضرت مدنیؒ شیخ الہند کے ادب وخدمت میں ہر وقت لگے رہتے ہیں' مالٹا کے جیل میں لوٹا بھر کر اپنے جسم سے لگاتے رہتے اور پھر تہجد کے وقت شیخ الہندؒ کی خدمت میں پیش کرتے تو پانی کی ٹھنڈک قدرے کم ہوتی۔ آپ لوگ اکابر کی سوانحات کا مطالعہ کریں' ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔

ہمارے اسی دارالعلوم کے ایسے فضلاء ہیں جو اپنے جوتوں سمیت دارالعلوم میں نہیں گھومتے' آپ اضاخیل کے باچا صاحب کو جانتے ہیں' آپ جب تندرست تھے تو دارالعلوم کے گیٹ میں چپل اتار کر دارالعلوم تشریف لاتے۔

یہ دارالعلوم آپ لوگوں کی مادر علمی ہے' آپ سب پر اس کی حفاظت اور ادب واحترام فرض ہے۔ آپ کے ناشائستہ حرکت کی وجہ سے دارالعلوم کی حرمت وعزت پر کوئی حرف نہ آئے۔ یہ تو امن کا گہوارہ ہے۔

شیخ الحدیث فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد فریدؒ جب دارالعلوم میں تدریس کیلئے بلائے گئے تو آپ نے استخارہ فرمایا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑے بینر پر لکھا ہے من دخله كان آمنا

آج دارالعلوم حقانیہ یہود ونصاریٰ کی آنکھوں میں کھٹک رہا ہے' کہتے ہیں حقانی نیٹ ورک کو ختم کرو' لیکن اللہ تعالیٰ نے اسی دارالعلوم سے سرخ سامراج روس کا جنازہ نکالا تھا' اور اسی سے امریکی سامراج کا جنازہ بھی نکلنے والا ہے۔ ان شاء اللہ

جہاد تا قیامت جاری وساری رہے گا لیکن جہاد کا اپنا ایک میدان ہے۔ شیخ الحدیثؒ کے پاس میدان کارزار سے مجاہدین آتے تو آپؒ انہیں وظیفہ دیتے کہ یہ زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو۔ وجعلنا من بين ايديهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشيناهم فهم لايبصرون.

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کے علاوہ کچھ نہیں۔ کفار کی کوشش یہی ہے کہ ان مدارس کو ختم کردیں۔ مولانا

باوجود کہ وہ ٹی بی کی مریضہ تھیں لیکن طلبہ کی خدمت خود کرتی تھیں' آپ کبھی کبھی قدیم مسجد کی زیارت کیلئے جایا کریں۔ کلاچی کے ایک طالب علم قدیم مسجد میں بیٹھا تھا' میں نے پوچھا یہاں کیا کر رہے ہو تو اس نے کہا کہ ہمیں ہمارے استاد حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی (یہ بہت بڑے مشہور عالم ہیں' موقوف علیہ تک کتابیں پڑھاتے ہیں' اور پھر اپنے تلامذہ کو دورہ حدیث کے لئے دارالعلوم حقانیہ بھیجتے ہیں' دیوبند کے فاضل اور حضرت مدنیؒ کے تلمیذ ہیں) نے نصیحت کی ہے کہ کبھی کبھی تبرک کے لئے وہ مسجد دیکھا کرو۔ یہ جو شجرہ طیبہ پھیلا ہوا ہے یہ اسی مسجد کی برکت ہے' ایک چھوٹی سی مسجد میں چھ اساتذہ طلبہ کو پڑھاتے۔ آج پاک و ہند میں بشمول دیوبند ایک میں 535' دوسرے میں 540 دونوں کو ملا تب بھی دارالعلوم کے دورہ حدیث کے طلباء کی تعداد زیادہ ہے۔

وفاق المدارس میں 850 طلبہ نے صرف دورہ حدیث میں داخلہ کیا۔ 60 نگران تھے' اتنے بڑے دارالعلوم کی سائیکل بھی نہیں۔ دارالعلوم کی اپنی گاڑی نہیں' دارالعلوم کے خادم رازم خان دارالعلوم کی ڈاک لاتے تھے اس وقت ڈاکخانہ دور تھا' اس نے شیخ الحدیث سے سائیکل کی درخواست کی کہ دارالعلوم کے لئے سائیکل خریدیں۔ شیخ الحدیثؒ نے اجازت دی' ٹائر پنکچر ہوتا تو ایک ٹکہ مانگتے' ایک مرتبہ شیخ الحدیثؒ نے غصہ ہوتے ہوئے فرمایا: تم نے جہاز رکھا ہے۔ اسے بیچ کر پیدل ڈاک لانے جایا کرو۔ شیخ الحدیث سحری کے وقت اٹھتے اور تہجد کے بعد رویا کرتے تھے' اور تمام فضلاء کے لئے دعا کرتے تھے کہ اللہ پچھلے طلباء اور موجودہ طلباء آنے والے طلبا کو ضائع نہ کرنا۔ میں دیکھتا ہوں مہمل سے مہمل طالب علم بھی مصروف کار ہے۔

اسباق میں حاضری کو ضروری بناؤ۔ روزانہ حاضری ہوا کریگی' جو حدیث میں غیر حاضری کرے گا وہ سند کا استحقاق نہیں رکھتا۔ بعض طلبہ تسلسل سند کیلئے ایک ایک استاد کے پاس جاتے ہیں' اور کتاب میں حدیث پر نشان لگایا ہوتا ہے کہ اس دن میں لیٹ آیا تھا اور یہ حدیثیں گذر گئیں تھیں' مگر وہ طلبہ بہت کم ہیں۔ اب تو کلاس میں بیٹھ کر موبائل سے کھیلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہدایت سے نوازے جس نے موبائل ایجاد کیا ہے' اس کا فائدہ کم اور نقصانات زیادہ ہیں۔ اپنے کمروں کی صفائی کا بھی خیال رکھو' دارالعلوم کو اپنا گھر سمجھ کر اس کے فائدے کا سوچو' غیر تعلیمی سرگرمیوں میں حصہ نہ لو۔

شیخ الحدیثؒ چندہ دہندگان کے اگر چھوٹے بچے بھی وفات پاتے تو تعزیت کے لئے تشریف لے جاتے' صرف اور صرف دارالعلوم سے تعاون کی خاطر۔ آپ بھی معاونین دارالعلوم کے لئے دعا مانگا کریں۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين. آخر میں شیخ الحدیث والتفسیر ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی مدظلہ نے طلبا' اساتذہ' دارالعلوم' معاونین' مہتممین ' ملکی حالات' پاکستان کے تحفظ و بقاء مجاہدین اور عالم اسلام کے لئے دعائیں مانگیں۔ سٹیج پر تقریب کے شروع سے آخر تک دارالعلوم کے تمام اساتذہ سٹیج پر تشریف فرما تھے۔

---